7489 ـ خنزير كے گوشت كو بہتر بنانے كى قيمتى ملازمت كى پيشكش

سوال

مجھے ايك كمپنى كى جانب سے بہت اچھى خصوصيات كى حامل ملازمت كى پيشكش ہوئى ہے، ميرا كام كمپنى كى ليبارٹرى ميں خنزير كى پيداوار كے متعلق ريسرچ ہو گا، اس ريسرچ كا ہدف اور مقصد خنزير كى موروثى پيداوار كى اچھى اور بہتر قسم پيدا كرنا ہے (يعنى خنزير كى تعداد زيادہ ہو، اور اس كا گوشت بہتر اوصاف كا حامل ہو) تا كہ اسے بازار ميں كھپت كے ليے پيش كيا جاسكے.
يعنى ميرى تنخواہ كا مصدر اور منبہ خنزير كے گوشت كى كھپت ہو گا، جو كہ شرعا حرام ہے، سوال يہ ہے كہ:
آيا اس طريقہ سے حاصل كردہ مال حلال ہے؟
اور كيا ميں يہ ملازمت قبول كر لوں، يا قبول كرنے سے انكار كردوں؟
جلد از جلد جواب ديكر مشكور ہوں تا كہ مجھے اس موضوع ميں غور كرنے كا موقع مل سكے. اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص پر خنزير كا گوشت حرام ہے، كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

كہہ ديجئے كہ جو كچھ احكام بذريعہ وحى ميرے پاس آئے ہيں ان ميں تو كسى كھانے والے كے ليے ميں كوئى چيز حرام نہيں پاتا جو اس كو كھائے مگر يہ كہ وہ مردار ہو يا كہ بہتا ہوا خون ہو يا پھر خنزير كا گوشت ہو، كيونكہ وہ بالكل ناپاك ہے، يا جو شرك كا ذريعہ ہو كہ غير اللہ كے ليے نامزد كر ديا گيا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطيكہ نہ تو طالب لذت ہو، اور نہ ہى تجاوز كرنے ہو تو واقعى آپ كا رب غفور الرحيم ہے **الانعام** (145)

اور اسى طرح اس كى خريد و فروخت بھى حرام ہے.

جابر بن عبداللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ انہوں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو مكہ ميں فتح مكہ كے سال يہ فرماتے ہوئے سنا:

" بلا شبہ اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے شراب، اور مردار، اور خنزير اور بت حرام كر ديے ہيں.

تو عرض كيا گيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم: مردار كى چربى كے بارہ ميں بتائيں؛ كيونكہ اس سے

کشتیاں رنگی جاتی ہیں، اور چمڑے کو رنگا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں، یہ حرام ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا: " اللہ تعالی یہودیوں کو تباہ و برباد کرے، یقینا اللہ تعالی نے تو ان پر اس کی چربی حرام کی تھی تو انہوں نے چربی پگلائی اور پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2121) صحیح مسلم حدیث نمبر (1581)

لھذا جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کر دی، اور اسی طرح حرام تك جانے کا وسیلہ اور ذریعہ بھی حرام ہے، اور وسائل کے احکام مقاصد کے ہیں، تو کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ فاسقوں اور فاجروں کا ان کے فسق و فجور میں تعاون کرتا پھرے، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ حسب استطاعت ان کے فسق و فجور کے آڑے آئے اور انہیں اس سے روکنے کی کوشش کرے، نہ کہ وہ ان کے لیے حرام چیز کو بنا سنوار کر اور بہتر طریقہ سے پیش کرے، اور اس کی ترقی اور بہتری کے لیے کام کرے.

تو کیا آپ حرام اشیاء کو مزین کرنے اور سنوارنے والا اور حرام اشیاء پر ابھارنے کا آلہ بننا پسند کریں گے، اور اسے عام کرنے اور تناول کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو نگے؟

میرا خیال ہے کہ آپ کا جواب یہی ہو گا: اللہ تعالی بچائے میں تو اپنے نفس کے لیے اسی چیز پر راضی ہوں اور وہی پسند کرونگا جو اسے پیدا کرنے والا خالق و مالك اس کے لیے پسند کرتا ہے، اور اس طرح کے باطل اور غلط کام کے لیے کبھی بھی کام نہیں کرونگا اگرچہ اس کے بدلے میں مجھے بہت کچھ بھی کیوں نہ دیا جائے، اور روزی تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، لھذا آپ کوئی اور حلال ملازمت اور کام تلاش کرلیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی حرام کردہ اشیاء سے اپنی حلال کردہ اشیاء کے ساتھ کافی ہو جائے اور حلال کے ساتھ ہی کفائت کرے، اور اپنے فضل کے ساتھ دوسروں سے غنی اور بے پرواہ کر دے.

واللہ اعلم .